B.A Part III urdu (Hons) Paper 7th Group A

Dr. Shahnaz Ara
Deptt of urdu
Dr. L.K.V.D. College Tajpur.

شاہنامہ فردوسی کی خصوصیات :

جیسا کہ شاہنامہ کے مطالعہ سے ظاہر ہے فردوسی طبع لطیف اور پاکیزہ صفات کا حامل تھا۔ اس کا کلام طعن و طنز اور دروغ گوئی اور چاپلوسی سے پاک تھا۔ وہ حتی الامکان رکیک پھبت، مبتذل کلمات اور ناشائستہ تعبیرات کے استعمال سے پرہیز کرتا تھا۔ وہ حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار تھا۔ قدیم ہیروں اور دلاوروں سے اسے بے پناہ محبت تھی۔ جن لوگوں نے ایران کو نقصان پہنچایا، ان سے وہ شدید نفرت کرتا تھا۔ اسے حضرت علی اور اہل بیت سے محبت اور عقیدت تھی۔ اور شاید اسی عقیدت کی وجہ سے سلطان محمود کے دربار میں اس کی پذیرائی نہیں ہوئی۔

یہ شاہنامہ نہ صرف ساسانی اور غزنوی عہد کا

کا ایک بیش بہا عظیم شعری کارنامہ ہے بلکہ وہ حقیقت یہ فارسی
کی عظمت وشان کی اہم ترین سند اور ایران قدیم کی شاندار تہذیب
وثقافت کا آئینہ دار بھی ہے ۔ یہ شاہنامہ الفاظ کا عظیم خزانہ بھی ہے۔
اور فصاحت کا دریائے بے پایاں ~~ہے~~ ۔ اس شاہنامہ میں ایرانی قوم
کے ~~کا~~ کارنامہ مشاہیر اور ملی داستانوں کو بہترین اسلوب میں پیش کیا
گیا ہے ۔ اس میں وطن پرستی اور اخلاقیات کا درس بھی ہے شاہنامہ
کا اسلوب بیان سادہ اور غیر مبہم ہے ۔ اکثر موقعوں پر فردوسی
نے اختصار اور ایجاز سے کام لیا ہے ۔

فردوسی کے کلام میں اتنی پختگی اور سبزی ہے کہ
اس کی شاعری کا وہ حصہ جو رزم سے متعلق ہے بقول مورخین وہ
ادب عالیہ کا مظہر ہے ۔ طرح طرح کے تعبیرات کے استعمال میں کام
~~مشق اسے~~ مہارت حاصل ہے ۔ اسی کی وجہ سے اس کے کلام کی ایک
ایسی بے نظیر لطافت اور زیبائی پیدا ہوئی ہے جو دوسروں کی

Scanned with CamScanner

شاعری میں مشغول ہے۔ وہ معانی کی اختراع، وصف نگاری اور فطری تشبیہات کے استعمال میں تمام شعرا سے بازی لے گیا۔ وہ اختصار اور حذف کے ان فنون کو اتنی عمدگی سے ملحوظ رکھتا ہے کہ ایجاز ہی اس کا اعجاز بن گیا۔

داستان رستم و سہراب شاہنامہ فردوسی کا سب سے زیادہ ہیجان انگیز حصہ ہے۔ تقدیر کے ہاتھوں انسان کی بے بسی اور بے چارگی کو جس طرح اس داستان میں باپ اور بیٹے کے درمیان جنگ کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ دنیا کی اکثر قوموں کے ادب میں ایسا واقعہ یا اس سے ملتا جلتا واقعہ موجود ہے۔ لیکن کوئی داستان بھی اس قدر ہیجان انگیز اور پر کشش نہیں ہے۔

شاہنامہ کے علاوہ چند قطعے اور غزلیں بھی فردوسی سے منسوب کی گئی ہیں۔ ان میں بعض لطیف اور عمدہ ہیں۔ یوسف و زلیخا کی مثنوی بھی اس سے منسوب کی گئی ہے۔

Page
Date : / /

جو یقیناً لکھی اور شائع کی گئی ہے۔ جو فردوسی کے انتقال کے سو سال
بعد ما صاحب شعر تھا اور وہ ارسلان کا ہم عصر تھا۔

Shahnaj Ara